سالانہ قیمت تین روپیہ آٹھ آنہ (۳؍)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشاں

پروفیسر محمد اسمٰعیل صاحب ایم اے
پادری غلام مسیح صاحب
بیتو منزل وارث روڈ لاہور
(ایڈیٹر)

پادری ڈبلیو جے کلارک صاحب
ایم اے (ایمپرس روڈ - لاہور) مینیجر

جملہ خط وکتابت و ترسیل زر بنام مینیجر صاحب ہونا چاہیئے اور مضامین و اشتہارات وغیرہ برائے اندراج بنام ایڈیٹرز ارسال فرماکر ممنون فرمائیں۔

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۵۲	ہفتہ وار بروز جمعہ - لاہور سے شائع ہوتا ہے - ۲۹ فروری ۱۹۲۴ء	نمبر ۹

غزل

از قلم مسٹر صبر

مسکن روح مقدس مرا سینہ ہوجائے — نام عیسٰی دل خاتم کا نگینہ ہوجائے

مہرباں حضرت عیسٰی ہوں تو پھر بے کھٹکے — بحر عصیاں سے ابھی پار سفینہ ہوجائے

الفت حضرت عیسٰی جو بسے دل میں مرے — عرق گل سے کہیں بڑھکے پسینہ ہوجائے

پکڑیں خود دست مقدس نہ عیسے پتوار — غرق بحر غم عصیاں میں سفینہ ہوجائے

فضل عیسٰی میں اثر یہ ہو کرے گر حاصل — داخل فرد نجابت بھی کمینہ ہوجائے

بھیجدیں لکھنؤ گر آب کی برس اسکو بھی — تو شیریں ہی کی مانند حسینہ ہوجائے

آپ اک دن کو بھی گر آئیں دُعا یہ مانگوں — سال اک دن کا ہو گھنٹے کا مہینہ ہوجائے

ہر گھڑی ذکر خدا احمد خدا ہو لب پر
کاش اے صبر یہی اپنا قرینہ ہوجائے

جلوہ نور خدا

دوسرا کون ہے جہاں ہے تو — کون جانے کہاں تو ہے

لاکھ پردوں میں تو ہے بے پردہ — سو نشانوں بے نشاں تو ہے

تو ہے خلوت میں تو ہے جلوت میں — کہیں پنہاں کہیں عیاں تو ہے

نہیں تیرے سوا یہاں کوئی — میزباں تو ہے میہماں تو ہے

نہ مکاں ہے نہ لامکاں ہیں کچھ — جلوہ فرما یہاں وہاں تو ہے

رنگ تیرا چمن میں بو تیری — خوب دیکھا تو باغباں تو ہے

محرم راز تو بہت ہیں نور
جس کو کہتے ہیں رازداں تو ہے

از فکر منشی بھگوان داس فرشتہ سابق نور بنارسی

واماندگان حسن عمل

از قلم مسٹر برق

آپ کرتے کچھ نہیں بس فخر ہے اجداد کا — تھا اگر حسن عمل یہ گلہ کیا بیداد کا

جب پھنسے خود ہی قفس میں شکوہ کیا صیاد کا — اس طرح کی چال پر کیا اثر ہو فریاد کا

اپنی بدنامی کو جانیں رونق بزم خیال — تب خدا حافظ ہے اپنے خانۂ آباد کا

نہیں چلتا زمانہ پر تو چپ رہنا بھلا — ذکر کیا پوچھے ہو ہمدم اس دل ناشاد کا

کاہلی جب پڑ گئے جب ہم صفیران چمن — یاد ہو کیونکر تنازع قمری و شمشاد کا

جب سے شاکر ہو گئے تقدیر کے اے برق ہم
یاد محنت کیا ہے اور ذکر کیا ہو زاد کا

قطعہ

مسٹر ثمر دہلوی

دل کے بہلانے کو لکھتا ہوں غزل — مجھ کو دعوئ فصاحت ہی نہیں

مبتلای رنج ہوں آٹھوں پہر شعر کہنے کی تو فرصت ہی نہیں
فکر روزی سے جو فرصت ہی ملے اس طرف مائل طبیعت ہی نہیں
گر طبیعت بھی کبھی آئی ادھر
اے ثمر مجھ میں لیاقت ہی نہیں

قومی مستزاد

اُٹھ کلک سُبک گام تو مدحت میں رواں ہو محبوب جہاں ہو
منہ سے تیرے عیسٰی کی فضیلت کا بیاں ہو - اور میری زباں ہو
طوفانِ بلاخیز میں ہے اپنا سفینہ - اب کیا ہے قرینہ
چاہیں جو حضور ایک ہی ٹھوکر میں رواں ہو - ساحل بھی عیاں ہو
باندھی ہے زمانے نے کمر بہرِ عداوت - عنقا ہوئی اُلفت
لو ہم سے غریبوں کی خبر جلد کہاں ہو - تا دل کو اماں ہو
مونس ہے نہ ہمدم ہے نہ ہمراز ہے کوئی - دمساز ہے کوئی
کیونکر رُخِ مخروح یہ نہ یہ اشک رواں ہو - لبِ قفِ فغاں ہو
پھیلی ہے ہر اک سمت زمانے میں بطالت - ہے ابرِ ضلالت
اے شمعِ رسالت تو ذرا نور فشاں ہو - روشن یہ جہاں ہو
بن بن کے بگڑ جاتی ہے تقدیر ہماری - تدبیر ہماری
اس قوم کی عزت کا الٰہی تو نگراں ہو - اس کو نہ زیاں ہو
رکھو تو سدا اوج پہ اس قوم کا اختر - اے شافعِ محشر
تثلیث کی ہر کوچے و برزن میں اذاں ہو - تیرا ہی نشاں ہو
اللہ سے کر دیجئے امت کی سفارش - اتنی ہے گذارش
اس قوم کا گلزار نہ پامالِ خزاں ہو - ہرگز نہ زیاں ہو
اللہ تیری غیب سے فریاد سنیگا - روداد سنیگا
ناداں ہو ثمر مفت میں مصروف فغاں ہو - سرگرم بیاں ہو

{ ثمر دہلوی

ایک اور ہندی مسیحی ولایت میں

"زندگی ایمان" نامی انگریزی کا ایک پرچہ جو اڈنبرگ دار الخلافہ سکاٹ لینڈ سے شائع ہوتا ہے اپنے اشو - یکم اگست ۱۹۲۳ء میں رقمطراز ہے کہ

ایک قابلِ قدر ہندوستانی پادری جوئیل واعظ لال ایم - اے - ایم اور ایل سکنہ دہلی آجکل اس ملک میں ہے - مسٹر لال ۵۴ سال کی عمر کا بیپٹسٹ مشنری سوسائٹی کے علماء کے مشہور مشنریوں میں سے ایک ہے - شاکہام میں منعقدہ بپٹسٹ ورلڈ کانگریس کے ایک خاص اجلاس میں وہ ہند کا نمائندہ تھا - جس میں تمام مقررشن فیلڈ کی مقامی کلیساؤں کے نمائندہ تھے - اس نے لاہور یونیورسٹی میں اعلیٰ تعلیم پائی اور اس نے متعدد تصنیفات شائع کی ہیں جن میں عربی اور فارسی علم ادب کی تواریخ - جنگ پلیگ - اور یسعیاہ اور ذکریاہ کی تفسیر شامل ہیں - وہ ہندی اور انگریزی ہر دو زبانوں میں عمدہ بولنے والا ہے اور عہد عتیق کے اردو ترجمہ کا افسر اصلاح کنندگان ہے - مسٹر لال اب پہلی دفعہ انگلستان آئے ہیں - لیکن وہ انگریزی میں ایسی خوبی سے کلام کرتے ہیں کہ بہت سے پیدائشی انگلستانیوں کے لئے باعثِ رشک ہیں - مسٹر موصوف کہتے ہیں کہ مجھے انگلستان میں آنا محض زندگی کا خواب معلوم ہوتا ہے اور میں انگلستان کا مشکور رہوں کہ اس نے ہمارے ملک میں خدا کا کلام بھیجا؟

یہ تحریر پڑھ کر ہمارا دل خوشی کے مارے بانسوں اُچھلا - کیوں نہ ہو - شہرت دور دراز پہنچ چکی ہے ؎

تمہیں جو دیکھ لیتا ہے وہ شیدا ہو ہی جاتا ہے
مقدس ہستیوں کا آپ شہرہ ہو ہی جاتا ہے

خان کی طرف سے مبارکباد

حکومتوں میں جنگ اور احمدیوں کا ڈھنگ

جماعت احمدیہ اس بات کا اقرار کرتی ہے کہ اطاعت حکومت ہمارا فرض ہے بے شک احمدی اب تک گورنمنٹ انگریزی کے ساتھ وفاداری کا اظہار کرتے رہے ہیں اور لوگ اس وجہ سے ان کو انگریزوں کے ایجنٹ بھی کہتے ہیں - مگر اب الفضل میں موجودہ خلیفہ کی تقریر جو آپ نے میاں محمد امین خاں صاحب کی بخارا سے واپسی کے موقع پر حال ہی میں فرمائی پڑھ کر حیران ہوئے ہیں کہ

خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم

کیونکہ آپ نے فرمایا ہے - کہ

چونکہ ہماری جماعت قریباً ۹۰ فیصدی انگریزوں کے ماتحت ہے اور یہ ہمارا مذہبی فرض ہے کہ جس حکومت کے ماتحت رہیں اس کے قوانین کی پابندی کریں . . . . - چونکہ ہم انگریزوں کے ماتحت ہیں - اس لئے اُن کی اطاعت کرتے ہیں - نہ اس لئے کہ ہم ان کے ایجنٹ ہیں - اور وہ اصل جس کے ماتحت ہم اطاعت کرتے ہیں - اس کے رو سے ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ اگر (دیکھو صفحہ ۱۱)



نورافشان

مطبوعہ ۲۹ فروری سنہ ۱۹۲۴ء

مسیحیوں اور مسلمانوں کے درمیان رشتہ

گذشتہ سے پیوستہ

گذشتہ نمبر میں ہم کلام اللہ کے وہ مقامات مدیہ ناظرین کر چکے ہیں جو حضرت اسمٰعیل و ابراہیم کے رشتے کی سند ہیں۔ اس کلام سے پادری امر سد صو صاحب کے دعوٰی کے خلاف ذیل کی باتیں اخذ کی جاتی ہیں۔

(۱) حضرت ہاجرہ حضرت سرہ کی لونڈی تھی (۲) حضرت سرہ نے اولاد کی خاطر اپنی لونڈی حضرت ابراہیم کو دی کہ اُن کی جورو ہو - ۱۶: ۳ (۳) حضرت ہاجرہ حالت حمل میں حضرت سرہ کی سختی سے تنگ ہو کر گھر سے نکل گئی ۱۶: ۶ (۴) خدا کے فرشتے نے اسے بیابان میں پا کر پھر اسے اپنی بی بی کے گھر میں چند وعدوں کے ساتھ واپس بھیج دیا ۱۶: ۷-۱۳ (۵) حضرت اسمٰعیل اپنے باپ ابراہیم کے گھر میں پیدا ہوا اور حضرت ابراہیم نے اپنے بیٹے کا نام فرشتے کی ہدایت کے موافق اسمٰعیل رکھا ۱۶: ۱۵-۱۶ (۶) اسمٰعیل کے جیتا رہنے کی بابت حضرت ابراہیم نے دعا مانگی ۱۷: ۱۸- (۷) خدا نے اسمٰعیل کے حق میں حضرت ابراہیم کی دعا سنی اور اس کو ذیل کی برکتیں دیں۔ میں تیری اولاد بہت بڑھاؤنگا کہ کثرت سے گنی نہ جاسکے وہ مثلِ گورخر آزاد ہوگا۔ اس کا ہاتھ سب کے اور سب کے ہاتھ اس کے برخلاف ہونگے۔ وہ اپنے سب بھائیوں کے سامنے بود و باش کریگا۔ میں اسے برکت دونگا۔ اُسے برومند کرونگا۔ اُسے بہت بڑھاؤنگا اس سے بارہ سردار پیدا ہونگے میں اُسے بڑی قوم بناؤنگا ۱۶: ۱۰-۱۲ و ۱۷: ۲۰-۲۱ (۸) تب ابراہام نے اپنے بیٹے اسمٰعیل کا ختنہ کیا ۱۷: ۲۳ (۹) تب حضرت سرہ کے کہنے سے حضرت ہاجرہ اور اسمٰعیل گھر سے نکالے گئے۔ مگر حضرت ابراہام کی مرضی کے خلاف نکالے۔ خدا نے بھی حضرت سرہ کے فیصلہ کو منظور کیا۔ مگر اس وعدے کے ساتھ منظور کیا کہ اس لونڈی کے بیٹے سے بھی میں ایک قوم پیدا کرونگا۔ اس لئے کہ وہ بھی تیری نسل ہے - ۲۱: ۹-۲۱ (۱۰) پھر لکھا ہو کہ خدا اس لڑکے کے ساتھ تھا - ۲۱: ۲۰-

یہ تمام باتیں حضرت اسمٰعیل کی بابت کئی باتوں کو ثابت کرتی ہیں کہ گو حضرت اسمٰعیل ہاجرہ لونڈی کا بیٹا تھا۔ پر حضرت ہاجرہ بائبل کی تمام خواتین میں پہلی ہیں جس سے خدا نے کلام کیا تھا جس کے دکھوں کی زندگی میں خدا نے کمال ہمدردی اور مہربانی ظاہر کی تھی۔ اس حضرت ہاجرہ کا فرزند ارجمند حضرت اسمٰعیل بن حضرت ابراہیم تھا۔ وہ حضرت ابراہیم کا مسلمہ طور پر پہلوٹا بیٹا ہے۔ خدا اسے ابراہیم کا بیٹا اور اس کی نسل مانتا ہے۔ اسمٰعیل عہد کا نشان جو ختنہ تھا رکھتا تھا۔ اسمٰعیل کے ساتھ خدا تھا اسمٰعیل عظیم الشان وعدوں کا وارث ہے گو وہ اضحاق کی نعمتوں کا وارث نہ تھا وہ حضرت ابراہیم کی میراث کا جو اضحٰق کا حق تھی وارث نہ تھا۔ اس سے پادری صاحب کا یہ نتیجہ اخذ کرلینا کہ گو وہ حضرت ابراہیم کی صلب سے تھے تو بھی ابراہیم کی اولاد ہونے اور مرتبہ اور حق فرزندیت سے خارج ہوگئے تھے۔ بی بی سرہ نے اُسکو خارج کیا خدا تعالےٰ نے اسکی تصدیق کی حضرت ابراہیم کو بی سرہ کی تجویز پر عمل پیرا ہونے پر مجبور کیا۔ حضرت ابراہیم نے عمل کیا خواب کے فیصلہ کا یہ مطلب ہے کہ خدا نے حضرت اضحاق کے بڑے بیٹے عیسو کو ناپسند کیا۔ عہد خاص کے لئے یعقوب کو پسند کرلیا۔ اس لئے عیسو حضرت اضحاق کا بیٹا نہ رہا۔ خدا نے بنی قتورہ سے عہد خاص نہیں کیا اس لئے وہ بھی حضرت ابراہیم کے بیٹے نہ رہے تھے۔ خدا نے حضرت یعقوب کی لونڈیوں کے چار بیٹوں سے اور یہودا کو چھوڑ کر باقیوں سے عہد خاص نہ کیا تھا۔ اس لئے باقی تمام بیٹے بھی آپ کی منطق میں یعقوب کے بیٹے نہ رہے تھے۔ ہم نہیں جانتے کہ اگر ہم پادری صاحب کے مسئلہ کو تسلیم کریں تو اور کن کن بزرگوں کے حسب و نسب کی اصلاح کرنا پڑیگی۔

معزز ناظرین اصل بات یہ ہے کہ حضرت ہاجرہ اور اس کا بیٹا اگر حضرت ابراہیم کے گھر سے الگ نہ کئے جاتے تو اس زمانہ کے شادی کے قانون کے موافق وہ غلامی کی مصیبت سے آزاد نہ ہوسکتے تھے حضرت ابراہیم حضرت ہاجرہ اور اس کے بیٹے کو آزادی کی نگاہ سے دیکھنا چاہتے تھے۔ مگر حضرت سرہ جو گھر کی مالک تھیں وہ اس بات کو ناپسند کرتی تھیں۔ وہ حضرت ابراہیم کے سلوک سے جو اس لونڈی اور اس کے بیٹے سے کیا جاتا تھا ناخوش تھیں۔ حضرت ہاجرہ اور اسمٰعیل کے آزادانہ چلن کا اظہار اس بات کا ثبوت ہے۔

حضرت سرہ نے اپنی اس مشکل کا حل یہ تجویز کیا کہ اس کی لونڈی اور اس کا بیٹا ہمیشہ کے لئے گھر سے نکال دیا جائے از روئے مروجہ قانون حضرت ابراہیم اپنی ملکہ کی بات ماننے کے لئے مجبور تھا۔ مگر دل سے اُن کو گھر سے نکالنا نہ چاہتا تھا حضرت ابراہیم کے دلی خیال کے موافق حضرت ہاجرہ اور

اس کے بیٹے کا سخت نقصان تھا۔ کیونکہ وہ غلامی کی زنجیر سے ہمیشہ تک بندھے رہ سکتے تھے۔ درحالیکہ وہ حضرت ابراہیم کا پہلوٹا بیٹا تھا جو سرداری اور حکومت کا وارث تھا۔ حضرت ابراہیم اُسے گھر میں رکھ کر اسے اس حق کا وارث نہ بنا سکتا تھا۔ لہٰذا خدا نے حضرت سرہ کے حکم میں حضرت ہاجرہ اور اُس کے بیٹے کی آزادی کا موقع پایا۔ خدا نے حضرت ابراہیم کو بھی فرمایا کہ تو اپنی ملکہ سرہ کے کہنے پر عمل کر۔ اُن کو آزاد کر دے۔ میں تیرے بیٹے اسمٰعیل کے لئے خود سب کچھ کرونگا۔ حضرت ابراہیم نے حضرت ہاجرہ اور اس کے بیٹے کو گھر سے نکال دیا۔ یعنے اُن کو غلامی کی زنجیر سے آزاد کر دیا۔ یہ اصل حقیقت ہے۔ جسے پادری صاحب نے نہ سمجھ کر وہ فتوٰی دیا ہے جسے ہم اوپر نقل کر چکے ہیں۔

علاوہ اس کے حضرت ہاجرہ اور اسمٰعیل کی خدادانی اور خدا پرستی پر بائبل غیرمعمولی طور سے شاہد ہے۔ بائبل کہہ رہی ہے کہ خدا اسمٰعیل کے ساتھ تھا۔ بائبل میں خدا کہہ رہا ہے کہ اسمٰعیل ابراہیم کی نسل ہے۔ مگر ہمارے پادری صاحب کہہ رہے ہیں کہ اسمٰعیل حضرت ابراہیم کی اولاد ہونے اور مرتبہ اور حق فرزندیت سے خارج ہو گئے۔ حالانکہ مانتے ہیں کہ حضرت ابراہیم کے کفن دفن کے موقع پر حضرت اسمٰعیل حاضر تھے۔ اب فرمایئے کہ ہم پادری صاحب کے فتوٰی کی بابت کیا کہیں؟

آپ کا یہ ارشاد بھی نرالا اور ہر ایک کی سمجھ سے بالا ہے کہ حضرت ابراہیم کی وفات کے بعد حضرت اسمٰعیل کا بائبل ذکر تک نہیں کرتی۔ بلکہ آپ اپنے الفاظ میں کہتے ہیں اور وہ رشتہ ایسا ٹوٹا کہ اس کے بعد اسمٰعیل اور اس کی اولاد کا نام یا ذکر تک نہیں آتا جس سے کسی قسم کے باہمی رشتے کا شائبہ بھی پایا جائے۔ حالانکہ حضرت ابراہیم کے کفن دفن کے بعد ہی حضرت اسمٰعیل کا نسبنامہ مذکور ہے۔ دیکھو ۲۵: ۱۲-۱۸ تک۔ عیسو نے حضرت اسمٰعیل کی بیٹی سے شادی کی۔ دیکھو ۲۸: ۹ کو۔ حضرت یوسف کو اسمٰعیلی ہی مصر میں لے گئے تھے۔ ۳۷: ۲۵-۱ اسی طرح بائبل حضرت اسمٰعیل کی نسل کے ذکر و اذکار سے پُر ہے۔ مگر پادری صاحب کہے جاتے ہیں کہ اسمٰعیل اور اس کی اولاد کا حضرت ابراہیم کی وفات کے بعد ذکر تک نہیں آتا یہ تو پادری صاحب کی بائبل دانی ہے۔ اسی پر آپ کے دوسرے بیان کو قیاس فرمالیں جس میں مسیحیوں اور مسلموں میں باہمی رشتے کے قائل ہیں۔ پادری صاحب کا انکار بیجا ہے۔

سینٹ جان ایمبولینس

از قلم چوہدری غلام حیدر

یہ ایسوسی ایشن اس زمانے میں قائم ہوئی جبکہ عیسائی یروشلم (القدس) چھڑانے کی غرض سے ترکوں پر حملہ آور ہوئے تھے۔ اس کے ممبر نائٹ کہلاتے تھے۔ بادشاہوں۔ امرا۔ اور پاپاؤں نے اس سوسائٹی کی فیاضانہ امدادیں کی ہیں۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ ہسپتال اور دیگر خیراتی کام جاری کئے جائیں۔ عرصہ تک مفید کام کرتے رہنے اور عوام الناس کے دل میں اپنی جگہ قائم کرلینے کے باعث اس ایسوسی ایشن کے پاس دولت بہت زیادہ پیدا ہو گئی۔

ہنری ہشتم نے جو پاپائے اعظم کی حکومت کے جوئے کو اُتارنا چاہتا تھا اور جس کی آنکھیں ذرا حریص واقع ہوئی تھیں۔ اصلاح مذہب کی تحریک سے فائدہ اُٹھا کر اپنے زمانہ کی مذہبی جماعتوں کی تمام دولت اور اُن کی تمام عمارتوں پر قبضہ کر لیا۔ اس کے بعد سے یہ سوسائٹی معرض گمنامی میں پڑ گئی۔

۱۸۷۷ء سے اس ایسوسی ایشن کو پھر زندہ کیا گیا اور اس وقت سے لیکر اب تک اُس نے ہزارہا مصیبت زدگان کی امداد کی اور فوری بیمار ہو جانے یا چوٹ لگ جانے کے موقع پر اس نے لاکھوں بندگان خدا کو فائدہ پہنچایا ہے۔ اس ایسوسی ایشن کے اغراض و مقاصد یہ ہیں۔

لوگوں کو حادثہ ہو جانے یا یکایک بیمار ہو جانے کی حالت میں باقاعدہ طبی امداد پہنچنے سے پیشتر یعنی امداد اول دینا سکھایا جائے۔ فیکٹریوں۔ کانوں اور صنعت و حرفت کے دوسرے کارخانوں میں اس سوسائٹی کے مرکز بنائے جائیں۔ بحری۔ فوجی اور سول مقاصد کے لئے ایمبولینس کور مرتب کئے جائیں اور زمانہ جنگ اور امن میں بلاتفریق مذہب و ملت زخمیوں اور بیماروں کی مصائب کو ہلکا کرنے کی غرض سے لوگوں کو حفظانِ صحت کے اصولوں کی بابت باقاعدہ طبی تعلیم دیجائے۔

انگلستان میں جب کوئی بڑا مجمع ہوتا ہے اور وہاں آئے دن ہزاروں ہوتے رہتے ہیں تو اسی وقت سینکڑوں کو چوٹیں آتی ہیں اور اس وقت اگر کوئی سوسائٹی ایسے مجروح اشخاص کی مونس ہوتی ہے تو یہی "سینٹ جان ایمبولینس" ہے جس کے آدمی ہر جگہ پائے جاتے ہیں۔ اس سوسائٹی نے ایڈورڈ ہفتم آنجہانی کی تدفین کے موقع پر تقریباً دو لاکھ آدمیوں کا علاج کیا۔ جنہیں مجمع کثیر میں چوٹیں آگئی تھیں۔ اسی طرح لنڈن "لارڈ میئر کے دن" سینکڑوں حادثات ہوتے ہیں۔ اُس دن بھی یہی سوسائٹی اپنا فرض ادا کرتی ہوئی نظر آتی ہو۔ لنڈن میں ایمبولینس سوسائٹی کے ہر سٹیشن پر ہر ایک افسر ہوتا جس کے ماتحت بہت سے امداد کنندگان ہوتے ہیں۔ اور اگر زخم یا چوٹ خوفناک ہوتی ہے تو قریب کے ڈاکٹر کو امداد کے لئے بلایا جاتا ہے۔ عورتوں کا علاج کرنے والی نرسیں ہوتی ہیں۔ ایسوسی ایشن کے ممبروں



کی تعداد بیس ہزار سے زیادہ ہے۔ جن میں ۱۵ ہزار سے زیادہ افسر اور امداد کنندگان ہیں اور باقی نرسیں ہیں۔ اس سوسائٹی نے پولیس کے ہزارہا سپاہیوں کو طبی تعلیم دی ہے "تاکہ اگر بازار میں کوئی حادثہ ہو جائے تو وہ زخمی شخص کی فوری امداد کر سکیں۔

لنڈن کی بڑی بڑی ریلوں پر بھی "ایمبولینس کور" موجود رہتے ہیں۔ اور اسی طرح تجارتی جہازوں پر بھی افسروں کو تعلیم دینے کے لئے خاص جماعتیں منعقد کی جاتی ہیں۔ جب کبھی انگلستان جنگ میں کود پڑتا ہے تو یہ سوسائٹی امداد کے لئے سب سے آگے نظر آتی ہے۔ فی الحال تمام برٹش نوآبادیوں میں اس کی شاخیں موجود ہیں۔ گذشتہ جنگ یورپ میں اس ایسوسی ایشن نے غیر فانی خدمات سر انجام دی ہیں اگرچہ اس کے ممبروں کی تعداد بیس ہزار سے زیادہ ہے۔ مگر ان میں ایک بھی تنخواہ دار آدمی نظر نہیں آتا۔ یہ لوگ والنٹیر ہیں جو کسی قسم کا معاوضہ نہیں لیتے۔ خدمت کرنا اپنا فرض مقدس سمجھتے ہیں۔ اس کی سالانہ آمدنی پچیس ہزار پونڈ سے زیادہ ہے۔ ہندوستان کے کئی راجے مہاراجے بھی اس کے ممبر ہیں۔

کاش کہ ہندوستان کے مسیحی بھی "خدمت" کو اپنا نصب العین تصور کریں۔ اور بڈھے نور افشاں کے ذریعہ قلمی خدمت انجام دیکر ان کروڑوں انسانوں کے ابدی حیات کا سامان پیدا کریں۔ جو دوزخ کی آگ کی طرف کودتے اچھلتے جا رہے ہیں۔ مگر ان کو کیا ضرورت پڑی ہے۔ یہ ایسے خود غرض واقع ہوئے ہیں۔ کہ انہیں پسند نہیں کہ کوئی اور بھی پیغام جات سنکر نار جہنم سے بچکر ان کا پڑوسی بن سکے۔ یہ تو بہشت کا ٹکٹ لے کر ایسے خواب غفلت میں سوئے ہیں۔ کہ :-

زمیں جنبد نہ جنبد گل محمد

مکتی فوج

از قلم چودہری غلام حیدر

"مکتی فوج" ایک مسیحی سوسائٹی ہے۔ ڈاروِن کے بچے اس کو سیلویشن آرمی کہتے ہیں اور بعض متعصب ہندو مسلمان اسے "مکتی فوج" کے نام سے پکارتے ہیں۔ مکتی فوج کی شاخیں تمام دنیا میں عموماً اور کوریا۔ جاپان۔ افریقہ اور ہندوستان میں خصوصاً شہر شہر اور قریہ قریہ میں پھیلی ہوئی ہیں۔ اس وقت ساٹھ سے زیادہ ممالک میں یہ جماعت کام کر رہی ہے۔ جنکی زبانوں کی تعداد ۳۷ سے زیادہ ہے اس سوسائٹی کے بانی جنرل ولیم بوتھ تھے۔ جنہوں نے سنہ۱۸۶۴ء میں "کرسچین مشن" کے نام سے مشرقی لنڈن میں اس جماعت کی بنیاد ڈالی۔ سنہ۱۸۷۸ء میں۔۔ اس نے "سیلویشن آرمی" کا پرشکوہ لقب اختیار کیا اس کے بانی اس لئے جنرل کہلاتے ہیں کہ سوسائٹی کا تمام نظام فوجی نظم و نسق پر قائم ہے۔ اور عہدے بھی فوج کی طرح ہی سے ہیں۔ مثلاً جنرل سوسائٹی کا قائد اعظم (کمانڈر ان چیف) ہوتا ہو اور اس کے علاوہ کمشنر کرنیل۔ جرنیل۔ میجر۔ کپتان وغیرہ ضابطہ (افسر) بھی ہوتے ہیں۔ اس سوسائٹی کے ۳۷ زبانوں میں قریباً ۷۰ اخبار نکلتے ہیں۔ اس کے مجموعی کارکنوں کی تعداد ۹۰ ہزار سے زائد ہے۔ جن میں سے ۲۳ ہزار سے زیادہ افسر اور کیڈٹ ہیں۔ ۲۵۰ ہزار لوکل والنٹیر افسر ہیں۔ غربا اور جرائم پیشہ اقوام کی اخلاقی درستی کرنا اس کا فرض مقدس ہے۔ غربا کے لئے سات سو سے زیادہ مکانات کا بندوبست ہے۔ جن پر ۲ ہزار سے زیادہ افسر مامور ہیں۔ اس کے افسر فوج اور جیلخانوں میں جا کر پند و نصیحت۔ درس و تدریس کیا کرتے ہیں۔ چنانچہ ۲۶ ہزار سے زیادہ کارکن صرف نوعمر قیدیوں کی درستی پر مامور ہیں جس طرح ہندوستانی فوج کا صدر دفتر آرمی ہیڈکوارٹر شملہ میں ہے اسی طرح اس آرمی کا بھی ایک ہیڈکوارٹر ہے جو اسلامی ہند کے تعلیمی مرکز (علی گڑھ) کی بغل میں واقع ہے۔ وحشی کو متمدن بنانے کے علاوہ لوگوں کو مسیحی بنانا بھی اس کے پروگرام میں شامل ہے۔ مگر جنرل بوتھ کے فوجی پھریرے نے اس جماعت کو اصطباغ کی زحمت سے بے نیاز کر دیا ہے۔ چونکہ مکتی فوج کو نہ دشمن کا ڈر نہ عدد کا خطرہ ہے۔ اسلئے گرجے کی قید سے آزاد ہیں۔ اوپن ایئر (کھلی ہوا) میں اللہ میاں سے دو دو باتیں کر لیتے ہیں۔

بمبئی میں ۱۳ مارچ سنہ۱۹۱۴ء کو جنرل میموریل بلڈنگ کا سنگ بنیاد رکھا گیا تھا۔ جہاں جرائم پیشہ لڑکوں کو کام اور صنعت وغیرہ سکھائی جاتی ہے۔ اس سوسائٹی کے ۲۵۰۰ہم ہفتہ وار جلسے ہوتے ہیں۔ جنرل بوتھ سنہ۱۸۲۹ء میں پیدا ہوئے اور سنہ۱۹۱۲ء میں انتقال کر گئے۔

لاہور پایہ تخت پنجاب میں "مکتی فوج" کا ڈویژنل ہیڈکوارٹر فیروز پور روڈ پر واقع ہے۔ جہاں قریب ہی "نور افشاں" کا عملہ ادارت مقیم ہے۔ بفضل خدا نور افشاں کو کوئی ڈر نہیں۔ خواجہ "پیغام صلح" لاہور اور مرزا "الفضل" قادیانی کیا کر سکتے ہیں۔ جبکہ مکتی فوج کے **روحانی خنجر** پاس ہی چمک رہے ہیں۔ کپتان رستا برلیوی سپرنٹنڈنٹ جرائم پیشہ اقوام جھانگا مانگا جو کہ پہلے نور افشاں کے کالموں میں قلمی گولہ باری کیا کرتے ہیں۔ اسی مکتی فوج کے ایک ممتاز ذمہ دار افسر ہیں۔

مکتی فوج کی دیکھا دیکھی ہندو مسلمانوں نے بھی ایسی سوسائٹیوں کی بنیاد ڈالی۔ مگر چونکہ

اُن کی تہ میں خالص سیاسی امور پنہاں تھے۔ روحانیت سے انہیں کوئی رشتہ نہیں تھا۔ اس لئے حکومت وقت نے انہیں رام گلی اور کوچہ چابک سوار۔ اس میں ہمیشہ کے لئے گہری نیند سُلا دیا۔

مسیح اور کانگریس

کرسچن آبزرور کی بات ہمارے لیڈران قومی کے لئے نہایت مفید ہوگی کہ

"مسیح کی شخصیت کانگریس کے لئے لازمی ہوگئی ہے۔ مسٹر سی۔ آر۔ داس اور مسٹر نرنجن نے نہایت خوشی سے اپنی صدارتی تقاریر میں مسیح کے مقدسہ کی کارروائی سے بہت سے اقتباس پیش کئے تھے۔ مگر اب مسٹر محمد علی ان سے بھی آگے نکل گئے ہیں آپ نے اپنی صدارتی تقریر کے کئی صفحے مسیح کی سیاسی پالیسی قوم اسرائیل اور ہندوستان کے تقابل اور مسیح اور گاندھی کی مشابہت کے بیان کی نذر کر دیئے ہیں۔ خواہ مولانا محمد علی کا بیان متعلقہ مسیح اور مسیحیت کیسا ہی ناقص ہو۔ لیکن ایک حقیقت صاف ہو کہ تعلیمیافتہ ہند کے خیال میں مسیح کی ذات میں وہ تمام خوبیاں ہیں جو کہ سب سے اعلیٰ اور سب سے عمدہ ہو سکتی ہیں۔ اس صداقت شناسی کے لئے ہندوستانی مشنری تعلیمی پالیسی اور مشن سکولوں اور کالجوں کا جو کہ جابجا پھیلے ہوئے ہیں مقروض احسان ہے۔ اگر یہ تعلیمی درسگاہیں نہ ہوتیں تو تعلیمیافتہ ہندوستان کو مسیح سے کوئی واقفیت نہ ہو سکتی۔ لیکن کیا یہہ امر موجب رنج و قلق نہیں ہے کہ جبکہ ہندو مسلم اہل وطن سیاسی مشکلات کے حل کرنے میں مسیح سے بہت کچھ فیض حاصل کر رہے ہیں۔ ہمارے مسیحی لیڈر تعلیمیافتہ مصنفین اور دیگر لیڈران کے خیال سے مدد لیتے ہیں۔ مسیح راہ حق اور زندگی ہے اور ہماری تمام قومی مشکلات اسی سے حل ہوسکتے ہیں پر ہم مسیحی چاہتے ہیں تو اپنے لیڈران وطن کی رہنمائی کرنی چاہئے۔ نہ یہ کہ ہم ان کی پیروی کریں اور صرف مسیح ہی ہے جو کہ ہم سب کی حقیقی سوراج کی طرف رہنمائی کر سکتا ہے۔"

امید ہے کہ اب ہماری کانفرنسوں میں مقررین صاحبان شکسپیئر اور رابندرناتھ ٹیگور وغیرہ کے حوالجات وخیالات پیش کرنے کے بجائے مسیح کی زندگی اور اس کے اقوال کو اپنے کلام کی زینت بنائیں گے۔ نہ ہو کہ غیر مسیحی ہم سے اس پہلو میں ترقی کر جائیں۔ اور ہم پیچھے ہٹ جائیں۔ بلکہ ضروری ہے کہ مسیح کی زندگی کو غلط پیرایہ میں ظاہر کر کے جب وہ غلط تفسیر و تاویل کریں تو ہم حقیقت کا درست اظہار کر کے اپنا فرض ادا کریں۔

خادم

یہ آیا اور وہ بھاگے

پادری فرینک ایل سنانڈر صاحب جزیرہ ملایا کا ایک مشنری "کانٹی ننٹ" میں سیام کے لوگوں کے عجیب وغریب احوال حوالہ قلم کرتا ہوا لکھتا ہو کہ ترانگ واقع سیام سے بیس میل کی دوری پر ایک قسم کی وحشی اور قدیم سودیشی قوم رہتی ہے۔ یہ لوگ چاول کی چوری کی غرض سے اکثر اوقات کھلے میدانوں میں اُتر آتے ہیں مگر عام طور پر غیر آباد اور پہاڑی علاقوں میں وحشیانہ زندگی بسر کرتے ہیں۔ پہلے پہل سیام کے لوگ ان کی عریانی پر ہنستے تھے۔ جس سے متاثر ہو کر اس وحشی قوم نے سیامی باشندوں سے کپڑے مانگنے شروع کئے اور اب میدانوں میں اُتر آنے والے وحشی کپڑے پہننے لگ گئے ہیں۔

ان سے گفتگو کرنے سے معلوم ہوا کہ ان کی عبادتگاہیں نہیں ہوتیں۔ مگر وہ ایک "روح عظیم" کی پرستش کرتے ہیں وہ اس سے دعا کرتے اور سمجھتے ہیں کہ اگر پاکیزہ زندگی بسر کی جائے تو موت کے بعد ایک خوشی کے مقام میں وہ اس روح عظیم کے ساتھ جا کر رہیں گے اور اگر خراب زندگی بسر کریں تو تحت الثریٰ میں غم کے مقام میں گر جائیں گے۔ اُن کے عقیدہ میں بیماری بُری ارواح کے وسیلے آتی ہے مگر وہ دوسری اقوام کے مطابق قربانیاں نہیں گذرانتے بجائے اس کے وہ "روح عظیم" سے مدد کے لئے التجا کرتے ہیں۔ یہ نہایت ملاپ والی قوم ہے اور جو ملے برابر بانٹ لیتے ہیں۔ ایک دفعہ ہم نے اُن کو چائے دی اور خیال تھا کہ سب کو ایک پیالی دیں ہمارا چینی ملازم ایک پیالی لایا اور دوسری لینے کے لئے گیا۔ مگر جب وہ واپس آیا تو دیکھا کہ انہوں نے ایک ہی پیالہ میں سے ہر ایک کو نبہ۔ یعہ چمچ تھوڑا تھوڑا دے دیا ہے۔

چائے کے بعد ایک عجیب واقع دیکھنے میں آیا ہم نے گراموفون پر چند گانے کے ریکارڈ رکھے اور وہ لوگ توجہ سے سننے لگے۔ جب تک کہ سیامی زبان کا ایک ریکارڈ نہ رکھا وہ خاموش ہو کر بیٹھے رہے۔ پھر تو ایک حرکت پیدا ہوگئی۔ وہ کودنے۔ باجا کے گرد گھومنے آواز کو سننے۔ باجا کو دیکھنے اور باہم گفتگو کرنے لگ گئے۔ ان کے سردار نے کہا کہ "اس صندوق میں تو اتنے آدمی نہیں آسکتے۔ کچھ ہی ہو یہ تو آپس میں لڑ اور جھگڑ رہے ہیں۔ یہ ضرور بُری روحیں ہونگی۔ پس ہمیں چلے جانا چاہیئے"۔ تب وہ جلدی سے اُٹھ کر سرعت سے دوڑ گئے۔ ان لوگوں کا قاعدہ ہے کہ جس جگہ یہ خیال ہو کہ یہاں بُری روحیں ہیں فوراً بھاگ جاتے ہیں۔ اسی لئے سردار



نے مناسب جانا کہ اب یہاں ٹھہرنا بہتر نہیں۔

اس امر واقع کو پڑھکر حیرت پیدا ہوتی ہے کہ ان صلیب برداروں نے دنیا کی قوموں کو کیا سے کیا بنا دیا ہے۔ حق تو یہ ہے کہ یہی وہ معجزات ہیں جو مسیح کے بندگان کے ہاتھوں اس دنیا میں ہوتے رہینگے۔ اور یہی وہ پہاڑ ہیں جنکو ایمان کے ذریعہ سے ہلا کر سمندر میں ڈال دینے کا اشارہ مسیح کی تعلیم میں ہے۔ مشن اور مشنری صاحبان کا ان علمی کاموں اور دینی نتایج کے لئے جس قدر بھی زیادہ شکریہ ادا کرے۔ کم ہے۔ کیا ہندی صاحبان اپنی طرف دیکھینگے؟

خان

محبّت کا نظارہ

مشن میں یہ قاعدہ ہو رہا ہے کہ جب کوئی مشنری فرلو پر وطن مالوفہ کو جاتا ہے تو اُسے الوداعی پارٹی دی جاتی ہے اور اڈریس بھی پیش کیا جاتا ہے۔ عموماً یہ ایک دستور ہے۔ خواہ دلی محبت سے ہو خواہ لاچاری سے۔ اس دستور میں کوئی خاص خوبی نہیں۔ اگر سچ مچ محبت ہو اور سب یکساں خیال ہوں تو اور بات ہے۔ کیونکہ محبت کا تقاضا ہے کہ ہمیں جدائی کی تکلیف ہو اور ہم جدائی کا اظہار کریں۔ اس قسم کا نظارہ جو میں نے ۱۹ فروری کو کلارک آباد میں دیکھا۔ ایسا بہت کم دیکھنے میں آیا ہے۔ یہاں کے گرلس سکول کی اسسٹنٹ پرنسپل مس ایڈیگ انگلینڈ کو جانے لگی تو سکول کی اُستانیوں اور لڑکیوں نے اُن کی روانگی پر جلسہ کیا۔ دیہاتی لڑکیاں اور بورڈنگ کی اُستانیاں سب جمع ہوئیں۔ نہایت رنج و حسرت سے اپنی جدائی کا اظہار کیا۔ اڈریس پڑھا۔ نظم پڑھی۔ بیبیجی بھی ہوئی یادگاری کے طور پر اچھا انعام بھی دیا گیا لڑکیوں کی طرف سے ایک نقرئی زنجیر اور ایک جوڑی نقرئی کڑے دیئے گئے۔ جس وقت ایک چھوٹی لڑکی مس ایڈیگ کو زنجیر اور کڑے پہنانے کو آگے آئی تو سوائے رونے کے اس سے کچھ نہ ہو سکا۔ یہ رقت انگیز نظارہ ایسا تھا کہ کوئی بھی اس سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا چشم نم تو قریباً سب ہوگئیں۔ بہتوں کے آنسو۔۔ جاری ہو گئے۔ لیکن مس ایڈیگ پر عجیب تاثیر ہوئی کہ جب وہ استانیوں اور لڑکیوں کے محبت کے اظہار پر کچھ بولنے کو اُٹھی تو زار و قطار آنسو جاری تھے۔ یہاں تک کہ ایک لفظ بھی نہ بول سکی۔ پرنسپل صاحبہ نے اُس کو پکڑ کر بٹھا دیا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ مس ایڈیگ ان لڑکیوں کی محبت کے سبب وطن جانے کو خوش نہیں۔ مگر مجبوری جانا ہے۔ دونوں طرف محبت نے عجیب کشش کی ہوئی تھی۔ پانچ برس مس ایڈیگ سکول میں رہی۔ اپنی مسیحی زندگی۔ مسیحی محبت۔ مسیحی خدمت سے سب کو اپنا گرویدہ کر لیا ہوا ہے۔ اُستانیاں بھی اُس پر فدا تھیں اڈریس میں اُن کی خدمات کا اچھی طرح بیان کیا گیا۔ نیک سیرت نیک طینت۔ خوش اطوار۔ خوش مزاج سب سے خوش سلوکی۔ غصہ کرنا نہیں جانتی تھی کبھی کبھی غصہ کی صورت بنانے کی کوشش کرتی تھیں مگر اس میں کامیابی نہیں ہوتی تھی۔ اُن کی مفارقت کا سکول کو بہت رنج پہنچا ہے۔ کاشکہ ہمارے سکولوں میں اس مزاج کی اُستانیاں اور مشنری لیڈیز ہو دیں تو ہماری بیٹیوں کی کایا پلٹ جاوے۔ زبور ۱۲۰ پڑھا گیا اور اس دعا پر جلسہ ختم ہوا۔

بوطن رفتنت مبارکباد

بسلامت روی و باز آئی۔

راقم:-

بابا رُلدو

کیا نور افشاں کا یہ آخری نمبر آپ کو ملیگا

نور افشاں کے مینیجر کو گذشتہ اپیل کے جواب میں چندہ کی وصولی سے کمال خوشی حاصل ہوئی ہے جو خریداران اخبار کی طرف سے بھیجا گیا تھا۔ مگر بعض دوستوں نے وہ اپیل نہ سنی۔ دوبارہ گذارش ہے کہ کیا نور افشاں کا یہ آخری نمبر آپ کو ملیگا؟

یہ سوال تب آپ کے غور و فکر کا ہے اگر آپ منی آرڈر روانہ کرنے میں تاخیر کریں مینیجر کو اپنے پرانے دوستوں کو چھوڑنے کا ضرور افسوس ہے جبکہ وہ نئے خریداروں کو بھی چاہتا ہے۔ مگر وہ پچاس خریداروں کے نام فہرست سے اس وجہ سے کاٹنے پر مجبور ہوا کہ انہوں نے اپنا چندہ نہ بھیجا تھا۔ شاید آپ میں سے ایسے ہوں جن کے لئے نور افشاں کا یہ آخری نمبر ہوگا؟

مینیجر نور افشاں

انگلستان کی زیر زمین ریلوے ٹرینیں اپنی آمد و رفت کے لئے اب تک صرف سگنل (اشارہ) دینے کا کام کرتی ہیں۔ مگر اگر نئی نئی ایجادات کا یہی حال رہا تو ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے کہ پائنٹ کو بدلنے کے لئے کسی پائنٹس مین کی بھی ضرورت نہ رہیگی۔ ایسا آلہ تو ایجاد ہو گیا ہے کہ انجن پائنٹ کو خود بدل لیتا ہے مگر ابھی اس آلہ کی ایجاد کی کسر ہے کہ وہ زیادہ لائنوں میں سے چاہتی ہوئی لائن پر

خبریں

لارڈ وسٹ ہیم اخبار مارننگ پوسٹ میں ایک چٹھی کے دوران میں لکھتے ہیں۔

ہندوستان میں دیکھتے ہیں کہ سلطنت کی عمارت بسرعت تمام منہدم ہو رہی ہے۔ اہل برطانیہ نے اپنی جانیں دے کر جو کام صدیوں میں کیا تھا اس پر آج پانی پھر رہا ہے۔ مسٹر لائڈ جارج کا آہنی ڈھانچہ جس پر لوگوں کی آزادی اور قومیت کی امید منحصر تھی ٹوٹ رہا ہے۔ رایئوں کا جال پھیل رہا ہے اور جرت کا بازار گرم ہے۔ جس کو ہم اب تک روکنے کی کوشش کرتے رہے۔ لیکن سب سے زیادہ افسوسناک بات یہ ہے کہ حکومت کے کمزور ہو جانے کی وجہ سے ہندو مسلمانوں کے تعلقات روز بروز کشیدہ ہو رہے ہیں۔

ہم نے اپنی ذمہ داری کو محسوس کرنے میں خطرناک کوتاہی دکھائی ہے۔ اور عوام کی قسمت کی باگ ڈور چند افراد کی ایک جماعت کے حوالے کر دی ہے۔ جو اقتدار حاصل کر کے برطانیہ کے وقار کا مضحکہ اڑانا چاہتے ہیں۔

بہت عرصہ گذر چکا پارلیمنٹ میں یہ الفاظ کہے گئے تھے کہ ہندوستان برطانیہ کے ہاتھ سے نکل جائیگا۔ اور اب صرف سوشلسٹ وزیر اعظم کے چھونے کی دیر ہے کہ مسٹر مانٹیگو کا کام پایہ تکمیل کو پہنچ جائیگا۔ ہمارے پاس جیسا کہ مسٹر لائنل کرٹس نے تجویز کیا تھا صرف یہ چارہ رہ گیا ہے کہ یا تو ان کروڑہا عوام کے جنکی بہبودی کے لئے ہم ذمہ دار ہیں مفاد کو پامال ہوتا دیکھیں یا ہندوستان کو تباہی اور بیرونی حملہ آوروں کے رحم پر چھوڑ کر چلے آئیں۔ تب جنگجو فرقوں کو اپنے لیڈر ملجائینگے جو سیاسی لیڈروں کا کام تمام کر دینگے۔ اور ان کے کانسٹی ٹیوشن کا فاتحہ پڑھینگے۔ ان دونوں کا وجود برطانیہ کی تلواروں کے رحم پر ہے۔ سیاسی جھگڑوں اور اختلافات کی وجہ سے ہم ہندوستان کو بالکل فراموش کر رہے ہیں جو ہماری سلطنت کی کنجی ہے۔

(بندے ماترم)

قاہرہ ۲۱ فروری۔ گورنمنٹ مصر نے لارڈ کارنارون کو طوطن خامن کے مقبرہ کی کھدائی کے متعلق جو لائسنس دیا تھا۔ منسوخ کر دیا ہے۔

یہ لائسنس ماہ جولائی میں جاری ہوا تھا اور آئندہ میعاد ۲۴ نومبر ۱۹۲۴ء تک تھی۔ ڈائرکٹر جنرل آثار قدیمہ مقبرہ کی لبریٹریوں اور دوسرے گوداموں کو کھودے گا۔ اور وہ آثار قدیمہ کی حفاظت اور نگرانی کا انتظام بھی کریگا۔

پیرس ۲۱ فروری۔ جو حالت مارک کی قیمت گرنے کے وقت جرمنی میں ہوئی تھی وہ آجکل پیرس میں ہے۔ لوگوں کی چھوٹی چھوٹی ٹولیاں بنکوں کے سامنے سکے تبدیل کرنے والوں کے سامنے دن بھر کھڑی رہتی ہیں۔ نیز ان بنکوں کے سامنے جو نرخ تبادلہ اپنی کھڑکیوں میں چسپاں کرتے ہیں۔ ہر طرف یہ آواز سنائی دیتی ہے کہ ملک کا انتظام ایک ڈکٹیٹر کے سپرد کرنا چاہیے۔ موسیو گستاوے بروی اپنے اخبار وکٹری میں لکھتے ہیں۔ کہ پارلیمنٹری حکومت فرانس کے لئے ایک لعنت ہے۔ ڈکٹیٹر کے مقرر کرنے سے ہی ملک کی نجات ہوگی۔ ٹیچیس لکھتا ہے کہ فرانس کے کاروبار میں روپیہ لگانے والے لوگوں کا اعتماد باقی نہیں رہا۔ وہ انہیں ضمانت دینے کی ہدایت کرتا ہے۔ جرنل انڈسٹریل جو زبردست تجارتی اخبار ہے لکھتا ہے کہ پیرس والے خود فرانک کی قیمت گھٹا رہے ہیں۔ اور لنڈن اور نیویارک صرف اُسکی تقلید کرتے ہیں۔

لنڈن ۲۱ فروری۔ آج ہاؤس آف کامنز میں سر موریج کے سوال کا جواب دیتے ہوئے مسٹر میکڈانلڈ نے کہا۔ امیر فیصل کے ساتھ جو عہدنامہ ہوا ہے اور ۱۹۲۳ء کے دیگر معاہدے ہاؤس آف کامنز برائے منظوری پیش کئے جائینگے۔

لارڈ ونٹرٹن نے پوچھا کہ آیا گورنمنٹ کی مکمل منظوری سے یہ معاہدے پیش ہونگے۔ مسٹر میکڈانلڈ نے جواب دیا۔ "یقینی طور پر"۔

کلکتہ۔ اتوار کو ۸ بجے رات بیت خانہ روڈ پر ایک بڑا سنسنی خیز واقعہ ہوا۔ معلوم ہوتا ہے کہ میسرز لال خاں اینڈ کمپنی جلد سازان کا ایک گماشتہ مسٹر جگل کرشن دت دوکان کے اندر بیٹھا ہوا تھا اور اس کا نائب دروازہ پر بیٹھا ہوا تھا۔ اتنے میں یکایک ایک موٹر آئی اور ان کی دوکان کے سامنے کھڑی ہو گئی۔ دو بنگالی نوجوان موٹر سے اترے۔ ان میں سے ایک نے گماشتہ اور اس کے نائب پر یکلخت بندوق کی شست لگا دی اور انہیں کہا کہ اگر تم اپنی جانوں کو قیمتی سمجھتے ہو تو خاموش رہو۔ دوسرے بنگالی نے لکڑی کی صندوقچی جس میں روپیہ پڑا ہوا تھا اٹھائی اور اسے موٹر کار میں رکھ دیا۔ دونوں نوجوان واپس آکر موٹر میں بیٹھ کر واپس روانہ ہو گئے۔ سرکار کی طرف سے پوچھے جانے پر کہ وہ

کیوں نہ چلایا؟ اُس نے جواب دیا کہ واقعہ ناگہانی تھا اور جس پھرتی سے حملہ کیا گیا اُس سے میں ہکّا بکّا رہ گیا۔

دہلی ۲۲ فروری۔ گورنمنٹ نے جیتو کے واقعہ کے متعلق مندرجہ ذیل اعلان شائع کیا ہے۔

گوردوارہ جیتو میں داخلے کی شرائط کے متعلق حال ہی میں منتظم نابھہ نے جو حکم جاری کیا تھا وہ بارہا دہرانے کے باوجود اکالیوں نے کوئی پرواہ نہیں کی۔ اور کل دوپہر کے بعد موضع برگری ریاست فریدکوٹ سے ۵۰۰ اکالیوں کا جتھا جیتو کو روانہ ہوا۔ جتھے سے ۲ سو گز آگے ۶۰۰۰ دوسرے اکالی جو لاٹھیوں، چھویوں۔ تلواروں اور بندوقوں سے مسلح تھے جا رہے تھے۔ منتظم ریاست کے ۵ دیگر افسروں کو ہمراہ لیکر ایک سو گز آگے بڑھ کر اکالیوں کو ملا۔ اور انہیں پوری تنبیہہ کرنے کے بعد کھڑے ہونے کے لئے کہا۔ اور بتایا کہ اگر تم حکم کو ماننے سے انکار کروگے تو مجھے مجبوراً گولی چلانی پڑیگی لیکن اکالیوں نے اس بات کی مطلق پرواہ نہ کی اور تیز رفتاری سے منتظم اور دیگر افسروں کا تعاقب کرنے لگے۔ اس موقع پر اکالیوں کی چلائی ہوئی گولی سے نابھہ کا ایک دیہاتی زخمی ہوگیا۔ منتظم (ایڈمنسٹریٹر) نے لیڈروں پر جو چند گز کے فاصلے پر تھے ایک شاٹ گولیوں کے تین راونڈ فائر کرنے کا حکم دیا۔ اس پر اکالیوں کی قطار دائیں جانب گھومنے لگی۔ جہاں نابھہ کے پیادوں کی ایک پلٹن متعین تھی۔ ایڈمنسٹریٹر نے سروس ایمونیشن کے ساتھ تین راونڈ کی منظم فائر کرنے کا حکم دیا۔ اس کے بعد اکالی اور جتھے کے آدمی باہر کے گوردوارہ ٹپی صاحب کی طرف بڑھے۔ ایک فوجی رسالہ نے ان کا تعاقب کیا تاکہ بھاگ جائیں۔ اس موقع پر اکالیوں نے پہلے کی نسبت زیادہ زور سے فائر کرنا شروع کیا۔ اور ایک گھوڑ سوار اکالی کی زیر سرکردگی جو اپنے ساتھیوں کو انگریزی میں حکم دیتا تھا۔ اکالیوں نے ایک زبردست حملہ کیا۔ کے دس پیدل سپاہیوں کی فائر سے اکالی رک گئے۔ لیکن جتھا ٹپی صاحب کے دوسری طرف سے آگے بڑھا۔ جبکہ گوردوارہ میں دو ہزار اکالی جمع ہوگئے۔ باقی اکالی منتشر ہو رہے تھے اور آخر کار دو ہزار آدمیوں میں سے صرف ۱۰۰ آدمی وہاں رہ گئے۔ جنکو گرفتار کرکے اس وقت جیتو میں رکھا گیا۔ زخمیوں کو فوراً طبی امداد بہم پہنچائی گئی۔

فائرنگ کے بعد ڈاکٹر کچلو اور پروفیسر گڈوانی ایک موٹر کار میں موقع واردات پر پہنچے اور انہیں زیر حراست کر لیا گیا۔ تا حال ۱۴ ہلاک شدہ اور ۳۴ زخمیوں کا پتہ لگا ہے۔ جتھے پر گولی نہیں چلائی گئی اور اس کا کوئی آدمی زخمی نہیں ہوا۔ گرنتھ صاحب کی حفاظت کا خاص خیال رکھا گیا۔ اور وہ مناسب تعظیم کے ساتھ دھرمسالہ میں رکھ دیا گیا۔ مجسٹریٹ نے خاص تحقیقات کا حکم دیا ہے۔

(ایسوسی ایٹڈ پریس)

سر سڈنی آلیویر جدید وزیر ہند کی صدارت میں ۱۷ ماہ حال کو لنڈن میں جناب وزیر ہند کے دفتر (انڈیا آفس) میں سر جگدیش چندر بوس پروفیسر پریزیڈنسی کالج کلکتہ نے علم سائنس کی تحقیقات پر ایک فاضلانہ لیکچر دیا۔ اور اس بارہ میں کلکتہ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کی تازہ ترین تحقیقاتوں کا تذکرہ کیا۔

مسٹر رمزے میکڈانلڈ وزیر اعظم انگلستان لارڈ ہارڈنگ سابق وائسرائے ہند۔ مسٹر برنارڈ شا۔ ارل آف رانلڈشے سابق گورنر بنگال اور بہت سے مقتدر لوگوں نے شریک جلسہ ہو کر لیکچر کو بڑی دلچسپی کے ساتھ سنا۔

سلطان حسین والئ حجاز نے ایک نامہ نگار اخبار سے بیان کیا کہ میری خلیفۃ المسلمین بننے کی تمنا ہرگز نہیں ہے۔

البتہ ذاتی طور سے میرا یہ خیال ہے کہ آجکل اسلام بے خلیفہ ہے۔ اس لئے کہ ترک کے سلطان عبدالمجید اپنے عہدہ کے مناسب فرائض ادا نہیں کر سکتے واسطے انکو مناسب خلیفہ خیال نہیں کیا جا سکتا۔

آجکل میں ہمہ تن عرب سلطنتوں کے اتحاد کے مسئلہ میں منہمک ہوں اور اس بارہ میں سلطنت انگلستان کے ساتھ جو گفتگو معاہدہ ہو رہی ہے اس کے نتیجہ کا منتظر ہوں۔

روس اور اٹلی کے سفارتانہ معاہدہ پر دستخط ہوگئے۔ اٹلی اپنا سفیر اسی ہفتہ روس میں مقرر کرنے والا ہے۔

فرانس نے جرمنی کے اندرونی تنازعات میں دخل دینے سے بالکل الگ تھلگ رہنے کا اعلان کر دیا۔

ڈنمارک کے شہزادے اپنا حق سلطنت دیکر امریکہ کے کروڑپتیوں کی لڑکیوں سے شادی کر رہے ہیں۔ دو شاہزادوں نے اپنے حقوق اور اپنے خطابات چھوڑ کر

امریکین شادیاں کرلیں۔ ملکۂ انگلستان اور جناب بادشاہ سلامت کی والدہ ماجدہ کے یہ دونوں بھیجے ہیں۔

ایک روسی شاہزادہ جسکی سالانہ آمدنی ½ ۱ لاکھ روپے تھی آجکل لنڈن میں کلرک کے عہدہ پر ملازم ہے اس کو صرف ۵ پونڈ ہفتہ وار تنخواہ ملتی ہے۔

فرانس کی پارلیمنٹ میں گورنمنٹ کی مالی تجویز پر بحث ہونے کے دوران میں ممبروں میں آپس میں خوب تو تو میں میں ہوئی اور دنگہ فساد تک نوبت پہنچ گئی۔ وزیر اعظم نے خاموش ہو جانے کی تاکید کی مگر شاکی ممبر باز نہ آئے۔ اس پر وزیر اعظم اور وزیر مال پارلیمنٹ کی چیمبر میں سے اٹھکر باہر چلے گئے۔ اور اجلاس بڑے جوش کے درمیان ملتوی کر دیا گیا۔ بعد ازاں اجلاس ہوا اور اس نے گورنمنٹ کی تجویز منظور کرلی۔

سوموار کو امرتسر چوک بابا اٹل کے قریب ایک بارہ سالہ ہندو لڑکی اپنے گھر میں مری ہوئی پائی گئی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ لڑکی کو کسی سکھ نے قتل کیا ہے۔ پولیس کی تحقیقات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سکھ کا لڑکی کی ماں سے جو بیوہ ہے۔ ناجائز تعلق تھا۔ چند ماہ ہوئے اس عورت نے اس کی مرضی کے خلاف کسی اور آدمی کے ساتھ اپنی لڑکی کی شادی کر دی۔ ملزم لڑکی کا کسی اور آدمی کے ساتھ بیاہ کرنا چاہتا تھا۔ چونکہ اسے اس کام میں ناکامیابی ہوئی اس لئے اس نے لڑکی کی ماں کی غیر حاضری کا فائدہ اٹھاکر لڑکی کو گھر میں اکیلی پاکر اسے قتل کر دیا۔ پولیس قاتل کو گرفتار کرنیکی کوشش کر رہی ہے۔

اُردو کتابیں

دُرِ حکمت مصنفہ۔ اے۔ ایل۔ او۔ ای۔ خداوند یسوع مسیح کی تمثیلات کی تشریح میں ۴۲ کہانیاں صفحہ ۲۵۱ تقطیع کلاں مجلد کپڑا قیمت ۶؍

ڈاکٹر جڈسن صاحب کی سرگذشت مشہور و معروف مشنری کی سوانح حیات۔ جو ملک برما میں مسیح کا خادم تھا۔ برما کے عجیب و غریب حالات بھی شامل ہیں صفحہ ۱۱۱ قیمت ۴؍ رومن ٹھٹ اکپڑا ۱؍

دہن شبیر۔ رومی بادشاہوں کے جور و ظلم کا جو ابتدائی مسیحیوں پر کئے گئے دردناک قصہ۔ ایک مقدمہ کی عدالتی کارروائی پڑھنے کے قابل ہو صفحہ ۲۲۴ قیمت ۴؍

ایک چینی سیاح کا سفرنامہ۔ ہیون شیانگ کے حالات سفر جو ساتویں صدی مسیحی میں ہند میں آیا۔ اس وقت کے عجیب و غریب مذہبی، ملکی اور معاشرتی حالات کا بیان صفحہ ۱۰ قیمت ۴؍

ایک گیت کا دلچسپ بیان۔ جرمنی کے مشہور دیندار ڈاکٹر لیگرٹ صاحب کے ایک گیت کی داستان بچوں کے لئے صفحہ ۴۰ قیمت ۳ پائی۔

ایک ہندو کا مسیحی ہونا۔ ریورنڈ بابا پدمن جی صاحب کے مسیحی ہونے کے حیرت انگیز حالات۔ ہندو متلاشی اور نومرید ضرور پڑھیں صفحہ ۷۶ قیمت سفید کاغذ ۱؍ کپڑا ۲؍

گلدستہ وعظ۔ حصہ اول۔ ۲۰ وعظوں کا مجموعہ صفحہ ۱۸۰ قیمت ۴؍ رومن ۴؍

گلدستہ وعظ۔ حصہ دوم۔ ۲۵ وعظوں کا مجموعہ صفحہ ۱۹۲ ۴؍

گلدستہ وعظ حصہ سوم۔ ۲۸ وعظوں کا مجموعہ صفحہ ۱۹۰ قیمت ۴؍

گناہ۔ از پادری اے۔ ای۔ ڈے صاحب۔ محمدی اور مسیحی مذاہب کی رو سے گناہ کی حقیقت باعث اور علاج صفحہ ۳۶ قیمت ۱؍

حدیقۃ السوسن۔ لڑکیوں اور مستورات کے لئے مسس شیرڈ صاحبہ کی مذہبی تعلیمات کے طور پر صفحہ ۱۱۲ قیمت ۱؍

حالات النساء السابقہ۔ حوا۔ سارہ۔ ہاجرہ لوط کی بیوی۔ ربقہ۔ راحل۔ لیہ اور مریم کے حالات صفحہ ۸۴ قیمت ۱؍

کتب مصنفہ و مولفہ پادری احمد شاہ صاحب شائق۔

مفتاح القرآن حصہ اول و دوم۔ حصہ اول۔ لغات الفاظ قرآن۔ ہر ایک لفظ عربی بحوالجات سورہ و رکوع درج ہو کر رومن اردو میں بھی لکھا گیا ہے۔ صفحہ ۲۷۶ حصہ دوم۔ فرہنگ الفاظ قرآن۔ جملہ الفاظ قرآن بترتیب حروف تہجی معہ ترجمہ انگریزی و اردو۔ آخر میں تمام مصادر کی ایک فہرست دی گئی ہے صفحہ ۱۰۰ غرضیکہ قرآن کے ہر لفظ کا تلفظ جائے وقوع۔ مصدر۔ انگریزی اور اردو ترجمہ سب کچھ ایک کتاب میں جمع کر دیا ہے۔ کاغذ نہایت عمدہ۔ انگریزی وضع کی خوبصورت جلد۔ کتاب و مصنف کا نام اور قیمت کتاب سنہری انگریزی حروف میں کندہ ہے۔ تقطیع ¾ ۹ × ½ ۱۲ جملہ صفحہ ۳۷۶ اور قیمت صرف بیس روپیہ عہ

مرأۃ القرآن۔ ان تمام آیات قرآنی کا ترجمہ اردو معہ حوالہ۔ جن سے محمد صاحب کی آخری ۲۳ سالہ زندگی پر روشنی پڑتی ہے صفحہ ۱۱۱ قیمت ۶؍

مرد غمناک۔ خداوند مسیح کی اذیت اور موت کے واقعات اردو نظم میں۔ ایام ایسٹر کے لئے خاص تحفہ ہے صفحہ ۴۶ قیمت ۴؍

عقد ثریا۔ شائق صاحب۔ ۴۰ مسیحی نظموں کا گلدستہ صفحہ ۷۳ قیمت ۳؍

محبت کا دین۔ ثابت کیا ہے کہ اگر محبت کا دین کوئی ہے تو صرف دین مسیحی ہے صفحہ ۱۲ قیمت ۳ پائی۔

المشتہر۔ سکریٹری پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی۔ انارکلی۔ لاہور

کابل پر حملہ ہو تو ہم اپنی جماعت کے وہاں کے لوگوں کو تاکید کرینگے کہ اپنی حکومت کا ساتھ دیں اور خواہ انگریز ہی حملہ کریں۔ ان کا مقابلہ کر کے جانیں دے دیں۔ اسی طرح اور ممالک کے احمدیوں کو کہینگے۔ الخ۔ ۔ ۔ ۔ مثلاً۔ کابل ہی ہے۔ اگر انگریز چاہیں کہ اس ملک کی کانیں وغیرہ حاصل کرنے کے لئے اس پر حملہ کریں لیکن کابل کی ساری رعایا احمدیت کی اس تعلیم کے ماتحت اس ارادہ سے کھڑی ہو جائے کہ سارے کے سارے مر جائینگے۔ لیکن اپنے ملک میں کسی کو داخل نہ ہونے دینگے تو انگریز حملہ کرنے کی کبھی جرأت نہ کرینگے۔ خواہ کتنے ہی طاقتور ہوں۔

ہمارا تو یہ اصول ہے اگر اس پر سب لوگ عمل کرنے لگ جائیں تو کبھی جنگ نہ ہو۔ اس وقت دنیا میں دو قسم کی حکومتیں ہیں۔ ایک پرانی قسم کی مثلاً انگریزی حکومت اور ایک نئی قسم کی مثلاً روسی حکومت۔ مگر ہم ان دونوں طریقوں کو لغو سمجھتے ہیں۔ ۔ ۔ ۔ مگر باوجود اس کے ہم یہی کہینگے کہ جو لوگ اس کی رعایا ہیں وہ اس کے قوانین کی پابندی کریں۔ اس وجہ سے اُن کے ملک میں جماعت احمدیہ کا پھیلنا اُن کے لئے کسی قسم کے خطرہ کا باعث نہیں ہو سکتا۔ ۔ ۔ پس جبکہ ابھی تک انگریز بھی ہم پہ مطمئن نہیں تو روس کہاں مطمئن ہو سکتے ہیں۔ ۔ ۔ ۔ مگر جب تک ایسا نہیں ہوتا ہم ان لوگوں کو چھوڑ نہیں سکتے۔ جو ان کے ملک میں احمدی ہو چکے ہیں۔ ۔ ۔ ۔ پروفیسر عبد القادر صاحب ایم اے۔ ۔ ۔ ۔ کو میں نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی رویا ہے کہ زار روس کا سونٹا مجھے دیا گیا۔ اس کے مطابق زار کی حکومت احمدیوں کے ہاتھ آئیگی اور میں سمجھتا ہوں یہ اس رنگ میں ہوگا کہ بخارا جو روس کا حصہ ہو اور اس میں مسلمان آباد ہیں وہ پہلے احمدیت کو قبول کریگا۔ اور باقی ملک کے حصوں پر بھی قبضہ ہو جائیگا۔ الخ۔ الفضل ۶-۱۱/۲۴۔

تقریر تو طویل ہے۔ مگر ضروری اقتباس پیشکردہ ہی ہمارے مضمون سے واسطہ رکھتے ہیں۔ اب ہم خلیفہ قادیان سے صرف ایک سوال کرتے ہیں۔ کہ اگر کابل اور انگریزوں کے درمیان جنگ ہو تو آپ کی بیان کردہ اصل کے مطابق کابل کے احمدی کابل کی اور ہند کے احمدی انگریزی گورنمنٹ کے وفادار رہینگے اور کابلی احمدی انگریزوں کا مقابلہ کرینگے۔ تو اس وقت ہندوستان کے احمدی اس جنگ میں اپنی گورنمنٹ کی امداد کرتے ہوئے کابلی احمدیوں سے مقابلہ کرینگے یا نہیں؟

ہم نہیں سمجھتے کہ اب خالص مذہبی حدود سے باہر نکلنے اور دنیاوی حکومتوں کی سیاسی جنگوں میں مداخلت کرنے کے کیا معنی ہیں؟ مہربانی سے خلیفہ صاحب اپنی جماعت کی مجموعی ہیئت کے لحاظ سے کابل اور انگریزی رعایا کی احمدی جماعت کے متعلق تشریح کر دیں۔ فقط

قان

پنجابی دیہاتی مسیحی اور نائیٹ سکول

اس بات کو ہم تسلیم کرتے ہیں کہ پنجابی کلیسیا کی روحانی، دماغی اور مالی مضبوطی کے واسطے بچوں کی تعلیم ایک نہایت ہی لازمی بات ہے۔ چنانچہ اس جانب بہت کوشش کی جاتی ہے مدرسہ اور کالج جاری ہیں۔ مگر جوانوں کی تعلیم کی اہمیت اور ضرورت کو بہت تھوڑوں نے سمجھا ہے۔ میرا ارادہ ان حروف کے لکھنے سے یہ ہے کہ میں مشنری صاحبان اور منادی کے کام کرنے کو سر انجام دینے والوں کے سامنے ایک تجویز پیش کروں جس کے ذریعہ سے وہ ان لوگوں کو تعلیم دے سکتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اگر اس پر عمل کیا جاوے تو غریب منادوں کا کام اور زیادہ ہو جاویگا۔ جنکو کہ تقریباً اتنے ہی روپے ملتے ہیں جتنے میل کہ وہ مشنری صاحب کے ہیڈ کوارٹر سے دور ہوتے ہیں۔ مگر یہ کام اپنا اجر آپ ہے۔ ان غریب اور ناخواندہ ہندوستانی بھائیوں کی خدمت کرنا ہی ہم ہندوستانی بھائیوں کا فرض ہے۔ ہم اُن کے مقروض ہیں۔ ہم کو اس کی ادائیگی میں کوتاہی نہیں کرنی چاہئے۔ مگر پردیسی بھائیوں کی شکرگذاری کرتے ہوئے ہم کو اس کام میں ان سے زیادہ سرگرمی دکھانی چاہئے۔

آجکل موجودہ جوشیلے آریہ نوجوان سب اچھوت ذاتوں کو جنکو وہ ہندو قوم کا عضو سمجھتے ہیں بھینٹ شدہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اگر ہمارے دیہاتی عیسائیوں کو صرف وہی چند ایک کہانیاں یاد ہیں جو کہ منادنے اُن کو سکھا دی ہیں تو مجھے ڈر ہے کہ کہیں آریہ سرگرم کوشش کریں اور اُن کو بہت سر سبز باغ دکھا دیں تو انکار کی نوبت نہ آجاوے۔ دوسرے منادکو بار بار جاکر کہانیاں سکھانی پڑتی ہیں۔ اگر وہ اُن کو زبانی یاد کروانے کی بجائے انجیل پڑھنا سکھاوے تو اُس کا کام ہلکا ہو جائے اور اسکو بہت مددگار ملجاوینگے۔

طریقہ

ہر ایک مناد اپنے گاؤں میں ایک نائٹ سکول کھول سکتا ہے۔ تیل کا خرچ صرف ایک یا دو روپے ماہوار ہے۔ میرا خیال ہے کہ یہ بھی بہم پہنچ سکتا ہے۔ اگر مناد یا استاد کی بیوی

ہو تو یہ اور بھی اچھا ہے وہ عورتوں کو پڑھا سکتی ہے۔ شام کے وقت سب لوگ گھر پر ہوتے ہیں دن کے مدرسہ کا کمرہ یا کوئی اور مکان استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اگر "دیکھو اور سیکھو" طریقے سے پڑھایا جاوے تو ایک بالغ آدمی عبارت کو دو مہینوں کے اندر اندر پڑھنا سیکھ سکتا ہے ہجے کر کے پڑھانا زیادہ مشکل طریقہ ہے اور دیر میں پڑھنا آتا ہے۔ "دیکھو اور سیکھو" طریقے کے قاعدے مل سکتے ہیں۔ رومن اردو یا گرمکھی سے اردو زیادہ اچھا ہے۔

مسیحی نوجوان لڑکے جب گرمیوں کی چھٹیوں میں اپنے گھر جاتے ہیں تو بڑی اچھی طرح سے یہ خدمت انجام دے سکتے ہیں مسیحی سکول کے ہیڈ ماسٹران اور مسیحی استادان کو چھٹیاں ہونے سے پہلے لڑکوں کو اس کی بابت خاص ہدایتیں دینی چاہئے اگر ہو سکے تو ۸ و ۹ و ۱۰ ویں جماعتوں کے لڑکوں کو طریقہ تعلیم بھی بتا دیا جاوے۔

جو بات لڑکے کر سکتے ہیں وہ لڑکیاں بھی بڑی خوش اسلوبی کے ساتھ انجام دے سکتی ہیں۔

مدرسہ کا وقت

مدرسہ کا وقت ۱½ گھنٹے سے دو گھنٹے تک ہو سکتا ہے۔

آمدنی خرچ کا رجسٹر باقاعدہ ہونا چاہئے کیونکہ وقت قریب ہے جب سرکار امداد کرنے کے واسطے تیار ہوگی۔ مجھے فرصت نہیں کہ مفصل لکھوں لیکن اگر کوئی صاحب کچھ دریافت کرنا چاہیں تو لکھ کر دریافت کر سکتے ہیں۔ میں خود ایک ایسا مدرسہ چلا رہا ہوں جو کہ بڑی خوش اسلوبی سے چل رہا ہے۔ این۔ ایس مسیحی

ہیڈ ماسٹر مشن ہائی سکول۔ کھڑر ضلع انبالہ۔

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے جاری ہے اور شہر سے تقریباً ایک میل باہر ایک پرفضا اور صحت افزا مقام پر واقع ہے۔ اس کے متعلق ہوا دار بورڈنگ ہاؤس خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان۔ لڑکوں کے غسل کے لئے ایک خوش وضع تالاب اور عبادت کے لئے گرجا گھر۔ جماعتوں کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں۔ سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ چند لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجایش ہے۔ لہٰذا مطلع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلباء بپتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں۔

المشتہر

پرنسپل بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

یونگ کرسچن ہائی سکول لودیانہ

یہ بورڈنگ مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے بہت عرصے سے جاری ہے۔

مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے یکم اپریل ۱۹۱۹ء سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن خاتون کی زیر نگرانی کر دی ہیں اس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم کا انتظام بخوبی ہو گیا ہے شرح خرچ خوراک لوئر پرائمری میں فی طالب علم پانچ روپیہ اور اپر پرائمری سے ہائی تک سات روپیہ ماہوار ہے۔

کلاس فیس سرکاری کا ⅔ ہے متفرق اخراجات کے لئے ڈیڑھ روپیہ ماہوار فی طالب علم۔ کتابوں کی قیمت اور سٹیشنری اسکے علاوہ ہے۔

اس سکول میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز کرسی الماری وغیرہ بھی تیار ہوتا ہے علاوہ ازیں جو کہ شاعت سے سال تک کرد کرنول سے سے تک مزید حالات پرنسپل صاحب سے دریافت کرو

راجپوتانہ کنونشن

امسال راجپوتانہ کنونشن کا فراہم ہونا ۲۰ مارچ سے ۲۴ مارچ ۱۹۲۴ء تک قرار پایا ہے۔ بزرگ پادری پیٹرسن صاحب اور پروفیسر مکرجی صاحب بولنے والے ہونگے۔ کنونشن کی کامیابی آپ لوگوں کی دعاؤں پر موقوف ہے۔ خود تشریف لائیے اور دوستوں کو بھی ساتھ لائیے۔ رہایش اور کھانے پینے کا انتظام معقول ہوگا۔

ایچ۔ آر۔ والٹر کنونشن سکرٹری

ایم ای چرچ۔ اجمیر

بچوں کے کھلونے

گڑیوں کی بکری

شمال ہند کے مختلف لباسوں سے ملبوس گڑیاں فروخت کرنے کے لئے تیار ہیں جو مختلف قیمت کی ہیں ۱۲ اگر گڑیا سے لیکر ۷ روپیہ تک قیمت کی ہیں۔ زیادہ خریداروں کو ۵ فیصدی ڈسکونٹ بھی دیا جائیگا۔ خریداروں کو چاہئے کہ اپنے آرڈر سپرنٹنڈنٹ سی۔ ایم ایس مشن بھرتپور راجپوتانہ کے نام روانہ فرمائیں

المشتہر

ایف۔ سی۔ سانڈرس

سی۔ ایس۔ ایم مشن بھرتپور۔ راجپوتانہ

مژدہ منیجر نورافشاں کی طرف سے مشتہر کیا جاتا ہے کہ جو خریدار ایک نیا خریدار بنا کر اسکا پتہ منیجر نورافشاں کے دفتر میں بھیج دے اور اُسکے نام پر کم از کم ایک سال کے لئے نورافشاں جاری کراوے تو اسکو ایک ماہ تک اخبار مفت دیا جائیگا۔ منیجر نورافشاں۔

پادری ڈبلیو۔ جے کلارک صاحب ایم اے منیجر نورافشاں ایمپرس روڈ لاہور کے لئے پنجابی پریس لاہور میں باہتمام لالہ دیوان صاحب پروپرائٹر چھپا۔